اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو قریب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام احباب خصوصاً نوجوان دعاؤں میں لگ جائیں

(فرمودہ 11 نومبر 1955ء بمقام ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"انسانی تدبیریں اس کی طاقت کے مطابق ہوتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی جو کام اس نے کرنا ہوتا ہے وہ اس کی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ اور جو کام انسان کی طاقت سے بالا ہو ظاہر ہے کہ وہ تدبیروں سے نہیں چل سکتا۔ اس کے لیے تو کوئی تقدیرِ الٰہی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیریں دنیا میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ خصوصاً جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس سے دعائیں کرتے ہیں اُن کے لیے وہ تقدیریں زیادہ ظاہر ہوتی ہیں۔ گو بعض دفعہ وہ بغیر دعا کے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دیکھو! انگلستان کی طاقت کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا تھا کہ اِس طرح سُرعت کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں بن جائیں گی۔ مگر جب وقت آیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی اور انگلستان امریکہ کا محتاج ہو گیا۔ اور امریکہ کی توجہ اس طرف ہوئی کہ روسی حملہ کو روکنے کے لیے ایشیا کو آزادی ملنی چاہیے۔ انہوں نے انگلستان پر زور دینا شروع کیا اور انگلستان نے محسوس کیا کہ اگر ہم امریکنوں کو خوش نہیں کریں گے تو ہماری مرادیں امریکہ سے بَر نہیں آئیں گی۔ چنانچہ جو چیز

ابھی دوسو سال میں بھی ممکن نظر نہیں آتی تھی وہ ایک دو سال کے اندر اندر ہوگئی۔

پھر عربوں کو دیکھ لو۔سارے عرب ممالک یورپین قوموں کے نیچے تھے۔کوئی حصہ انگریزوں کے ماتحت تھا اور کوئی فرانسیسیوں کے ماتحت تھا۔لیکن جب خدا کی تقدیر ظاہر ہوئی تو آپ ہی آپ وہ یورپین قومیں پیچھے ہٹ گئیں اور عرب ملکوں کو خدا نے آزاد کر دیا۔اب اسرائیل کو جو مدد امریکہ دے رہا تھا اس کو دیکھتے ہوئے یہ ممکن نظر آتا تھا کہ عرب ملک اسرائیل کے حملے سے بچ سکتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے امریکہ اور روس میں رقابت پیدا کر دی اور روس نے کہا اچھا سامان واسلحہ ہم سے لو۔اور اب وہ مصر کو اتنا سامان دینے لگ گیا ہے اور شام اور لبنان کو بھی دینے کے لیے تیار ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے امریکہ گھبرا گیا ہے اور وہ روس کو کہہ رہا ہے کہ تم مصر وغیرہ کو اتنا سامان نہ دو۔اِس دوران میں جب تک یہ زمانہ نہیں آیا تھا انگریزوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے فائدہ کے لیے اردن کی حکومت سے سمجھوتہ کریں۔وہ کروڑوں روپیہ سالانہ ان کو دیتے تھے اور ایک جرنیل بھی دیا جس نے اردن کی فوجوں کو اتنا سکھا دیا تھا کہ جب کبھی بھی اردن کی فوجوں اور اسرائیل میں لڑائی ہوئی ہے ہمیشہ اردن والے ہی جیتے ہیں۔حالانکہ وہ ایک نئی حکومت تھی۔اِسی طرح انگریز اپنے مفاد کی خاطر ایک عرصہ تک عراق کو بھی سامان دیتے رہے جس کی وجہ سے اسرائیل کچھ ڈرتا رہا کہ اگر عراق، اردن اور مصر مل گئے تو شاید مقابلہ مشکل ہو جائے گا۔اور جب اس میں کچھ کمی کے آثار نظر آئے تو اللہ تعالیٰ نے روس کو کھڑا کر دیا اور اُس نے سامان بھیجنا شروع کر دیا۔تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا ورنہ درحقیقت عرب جس طرح چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں پھٹا ہوا ہے اور اسرائیل کو جو طاقت امریکہ کی مدد سے حاصل ہوگئی تھی اُس کو دیکھتے ہوئے بڑا مشکل تھا کہ اسرائیل کا عرب مقابلہ کر سکتے۔مگر اللہ تعالیٰ نے روس کے دل میں رقابت پیدا کر دی اور اِس طرح مسلمانوں کی نجات کے سامان پیدا کر دیئے۔اب یہ جو سامان مصر کو ملا ہے تو وہی اسرائیل جو کہتے تھے کہ ہم اگر چاہیں تو ہفتہ کے اندر اندر سارے عرب کو فتح کر سکتے ہیں وہی اب امریکہ کی منتیں کر رہے ہیں کہ جلدی سامان دو، مصر بہت مضبوط ہو گیا ہے۔روسی سامان کی وجہ سے ہمارا ملک خطرہ میں پڑ گیا ہے۔تو دیکھو اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح دنیا میں سامان پیدا کر دیتے ہیں۔

ہماری جماعت بھی ایک نہایت قلیل جماعت ہے اور کام اس کے سامنے بڑے ہیں۔ ان کا ابتدائی مرکز ہندوستان میں ہے جہاں جماعت بہت تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے وعدے ہیں مگر ان وعدوں کو قریب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو وہاں کے مسلمانوں کے دل بھی احمدیت کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اور وہاں کے سکھوں اور ہندوؤں کے دل بھی احمدیت کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ پس جو کام ہم خود نہیں کر سکتے (ہمارے لیے تو وہاں جانا ہی مشکل ہے) وہ ہم دعاؤں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہییں کہ الٰہی! تیرے وعدے تو سچے ہیں۔ لیکن اگر تیرے وعدے اُس وقت پورے ہوئے جب ان مسکین لوگوں کے جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں دل ٹوٹ گئے تو اِس کا کیا فائدہ ہوگا۔ تُو جلدی اپنے وعدے پورے کر اور جلدی ان لوگوں کے دلوں کو مضبوط کرنے کی تجویز کر۔

میں نے پچھلے جمعہ میں کہا تھا کہ مجھے بھی رؤیا میں یہی پتا لگا ہے کہ میری مرض بھی دعا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ سو دوست دعا کریں۔ اِسی طرح دنیا کے باقی ممالک میں ایک ایک دو دو کر کے تو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں لیکن ایک ایک دو دو سے کیا بنتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بند توڑے۔ اگر بند ٹوٹ جائیں اور ہزاروں لاکھوں آدمی احمدی ہونے لگیں تو ایک دو سال کے اندر ہر رنگ میں احمدیت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ پھر قریب ترین زمانہ میں کوئی فکر کی صورت نہیں رہتی۔ جب زیادہ تعداد میں لوگ مختلف ممالک میں احمدی ہو جائیں گے تو پھر کچھ عرصہ میں وہ اپنے آپ کو اَور مضبوط کر لیں گے۔ اور اس طرح بعید کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ تو دعائیں کرو۔ مجھے افسوس ہے کہ نوجوانوں میں جب جلسے ہوتے ہیں تب تو وہ نعرے لگا دیتے ہیں لیکن تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے کا رواج کم ہے۔ حالانکہ تم سوچو تو سہی۔ ہمارے ملک کی مثل ہے کہ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا"۔ جو کام تمہارے ذمہ ہیں اُن کو پورا کرنے کے لیے تمہارے پاس طاقت ہی کہاں ہے۔ اور دعا کے سوا تم کر ہی کیا سکتے ہو۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام ناممکن باتوں کو ممکن بنا دیتی ہے۔ پس نوجوانوں کو خصوصاً دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیے۔ بڑوں کو بھی یہ عادت ڈالنی چاہیے مگر نوجوانوں کو خصوصاً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا" بلکہ تم تو پدی سے بھی کم ہو۔ تمہاری جان تو تبھی بچ سکتی

ہے کہ خدا باز کے دل میں رحم ڈال دے۔ ایک پدی اگر طاقت کے ساتھ باز سے لڑنا چاہے تو شاید سو میں سے نہیں ہزار میں سے ایک دفعہ ہی اس کا امکان ہے۔ لیکن اگر وہ پدی خدا کے آگے اپیل کرے تو سَو میں سے 70 فیصدی امکان ہوسکتا ہے کہ باز کے پر ٹوٹ جائیں یا باز کی نیت بدل جائے یا باز کو کوئی اَور زیادہ اچھا جانور نظر آ جائے اور وہ اس پدی کو چھوڑ کر اُدھر بھاگ جائے تو یہ ساری چیزیں ہوسکتی ہیں۔

پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تمہاری نسبت محبت اور رحم پیدا کرے اور تمہاری باتوں میں تأثیر دے اور تمہارے کاموں میں برکت دے۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے۔ اتنی محبت پیدا کرے کہ اس کے بعد وہ تمہاری باتوں کو ردّ نہ کرسکے بلکہ تمہاری دعائیں قبول کرنے لگ جائے۔ یہی گُر ہے تمہاری کامیابی کا۔ اِس کے سوا اَور کوئی گُر نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا تو وہی جو اُس نے کہا ہے مگر اس کے لیے ہمیں بھی کچھ تدبیر کی ضرورت ہے۔ اور ہماری تدبیر دعا ہے۔ دنیوی تدبیر نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ بندے کی طرف سے تدبیر دعا ہے اور دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر ہے۔ جب یہ تدبیر اور تقدیر جمع ہو جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فضل کر دیتا ہے۔ دیکھ لو! اِس وقت مسلمانوں کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہورہا ہے وہ صاف بتارہا ہے کہ تقدیرِ الٰہی جب آتی ہے تو ساری مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔

پس دعاؤں میں لگ جاؤ اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور جوانی ہی میں ولی اللہ بن جاؤ۔ بڑھاپے میں جاکے پھر لَوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر اتنی دعائیں کرنے لگ جاؤ کہ ابھی سے تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے خوابوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاموں کی چاشنی مل جائے اور مزا پڑ جائے تو تمہاری ساری زندگی سنور جائے گی۔ اور ساری عمر میں اللہ تعالیٰ کے احسانات ایسی شکل میں دیکھو گے کہ جدھر تم ہوگے اُدھر ہی خدا ہوگا، جدھر تم دیکھو گے خدا بھی اُدھر ہی دیکھے گا، جس طرف تم چلو گے خدا بھی اُس طرف ہی چلے گا، جو ارادہ تم کرو گے وہی ارادہ خدا بھی کرے گا۔ اور جب بندے اور خدا کے ارادے مل جاتے ہیں تو پھر بڑی برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔

''کشمیر کے ایک دوست میاں دین محمد صاحب جن کے بیٹے عبدالرحمٰن نامی لاہور میں رہتے ہیں فوت ہوگئے ہیں۔ اُن کے جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے تھے۔ میں نماز کے بعد ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔''

(الفضل 27؍نومبر 1955ء)